ارضِ مبارک فلسطین میں حزب التحریر کا
میڈیا آفس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

حزب التحریر
HIZB UT TAHRIR

No: BN/S 1446 /36 | ہفتہ، 19 ذی القعدۃ، 1446ھ | 17 مئی، 2025ء

پریس ریلیز

ٹرمپ کا دورہ؛ اس دوران غزہ جل رہا ہے!

(عربی سے ترجمہ)

یہ ہے غزہ، جو ایک بار پھر جل رہا ہے۔ قتل و غارت گری میں مزید وحشیانہ شدت آگئی ہے، اور شمالی غزہ کے لوگ جارحیت اور جلتے شعلوں کے درمیان بے دخل کئے جا رہے ہیں، لیکن ان کے لئے کوئی پناہ گاہ بھی نہیں مل پا رہی۔ یہودی دشمن نے وسیع و عریض سرزمین کو اس قدر تنگ کر دیا ہے کہ اس کے باسی بے بسی اور فریاد میں چلا کر پکار اٹھے ہیں: "آخر ہم جائیں بھی تو جائیں کہاں؟!"

امریکی احکامات پر قطر کی بھرپور کوششوں سے رہا ہونے والے یہودی قیدی ایڈن الیگزینڈر (Aiden Alexander) کی رہائی سے بھی غزہ کو کوئی فائدہ نہ پہنچ سکا۔ حالانکہ قطر کے وزیر خارجہ نے اسے ایک "کامیابی" قرار دیا تھا جو انہوں نے اپنے آقا ٹرمپ کو تحفے کے طور پر پیش کی، اور یہ ان کھربوں ڈالر کے علاوہ ہے جو ٹرمپ نے مسلمانوں کے مال سے لوٹے ہیں۔ مگر اہلِ غزہ کو اس رہائی سے کچھ بھی حاصل نہ ہو سکا سوائے اس کے کہ اس قیدی کے تبادلے کے دوران فقط چند گھنٹوں کے لئے خاموشی یعنی عارضی جنگ بندی رہی، جس کے بعد انہیں اس کی کئی گنا زیادہ قیمت چکانی پڑی۔

نہ ہی ان رویبضہ احمق حکمرانوں کے ساتھ ٹرمپ کی ملاقاتیں اور نہ ہی وہ سربراہی کانفرنسیں غزہ کے مظلوموں کے کسی کام آ سکیں، جن میں احمق حکمرانوں نے اپنے آقا کے قدموں میں کھربوں ڈالر نچھاور کر دیئے۔ ان اجلاسوں میں نہ تو غزہ کا موضوع شامل تھا، نہ ہی اس کا ذکر ہوا، سوائے ایک رسمی سی بات کے، گویا جیسے کہ اسے بھلا دیا گیا ہو۔ یہ حکمران ایسے شخص کے آنے کی خوشی میں مدہوش تھے جس نے ان کا مال لوٹا اور ان کی عزت کو خاک میں ملا دیا ہے۔ انہوں نے اس کے لئے ضیافتیں سجائیں، تحفے دے کر اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی دوڑ میں لگے رہے، اور چکنا چور انسانی کھوپڑیوں اور بہتی ہوئی خون کی ندیوں کے درمیان وہ خوشیاں مناتے رہے جبکہ غزہ خونریزی، بمباری اور فاقہ کشی سے تڑپ رہا تھا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان حکمرانوں نے یہودی قیدیوں کے لئے جس قدر فکر اور تشویش کا اظہار کیا، اس کا عشرِ عشیر بھی غزہ کا ذکر کرنے اور اس کے رستے ہوئے زخموں کے لئے نہ دکھایا۔

زخموں سے چور غزہ کو ٹرمپ ہرگز نہیں بچا سکتا، جس نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ اسے کچھ خوراک دے دے گا—ایسے الفاظ جو اُس نے صرف زبان سے ہی کہے تھے، لیکن عمل کبھی نہ کیا، گویا صدقہ دینے کا احسان جتایا ہو، جس سے غزہ کے لوگوں کو عزت بخش رزق نہیں، بلکہ صرف ذلت اور نقصان ہی نصیب ہوا۔ اسی دوران، ٹرمپ کا دیا ہوا اسلحہ مسلسل اہلِ غزہ پر آگ اگل رہا ہے، اُس کے بم دن رات اُن پر بوچھاڑ کر رہے ہیں۔ ٹرمپ سخاوت کے دعوے کر رہا ہے جبکہ اُس کے ہتھیار جانیں لے رہے ہیں، اور وہ مسلمانوں کا مال اُنہی کے حکمرانوں کی آنکھوں کے سامنے اور انہی کے ہاتھوں سے لوٹ رہا ہے—جبکہ وہی حکمران اپنی حماقت کی انتہا پر خوش ہیں۔

اور نہ ہی غزہ اُن حکمرانوں کے ذریعے بچایا جا سکے گا جو اپنی کم عقلی کی پست ترین سطح پر پہنچ چکے ہیں، اور جو سب کے سب ٹرمپ کی رضامندی حاصل کرنے کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں، چاہے اس کے لئے مسلمانوں کی

زمینیں اور وسائل ہی کیوں نہ قربان کرنے پڑیں۔ مسلمانوں کے ممالک اور دولت سے دستبردار ہو جانا ان کی اپنی خواہش بن چکی ہے، اس سے بھی قبل کہ امریکہ انہیں اس کا کوئی حکم دے — بالکل ویسے ہی جیسے احمد الشراع نے کیا جب اُس نے ٹرمپ کو شام کے پٹرولیم کے شعبہ میں سرمایہ کاری کی دعوت دے دی۔

غزہ اُن حکمرانوں کے ذریعے سے ہرگز نہیں بچایا جاسکے گا جن کے دلوں میں کوئی درد یا ملال ہی نہیں ہے، جبکہ کافر بھی اس کے دکھ سے متاثر ہو رہے ہیں۔ غزہ ان حکمرانوں کے ذریعے سے نہیں بچایا جاسکے گا جنہیں کچھ سنائی نہیں دیتا، جبکہ بہرے بھی اس کی چیخ و پکار کو محسوس کر رہے ہیں۔ ان حکمرانوں کو کچھ دکھائی ہی نہیں دے رہا، جبکہ اندھے بھی اس کے المیے کو سمجھ رہے ہیں۔ گویا یہ حکمران ہمارے قتل و غارت پر یہود سے بھی زیادہ خوش ہو رہے ہیں۔ لگتا ہے جیسے وہ یہودیوں سے کہہ رہے ہوں: ''انہیں قتل کر دو، بھوکا رکھو، انہیں جلا ڈالو!'' گویا کہ یہ حکمران غزہ کے لوگوں سے، بلکہ مسلمانوں اور اسلام سے، یہودیوں سے بھی زیادہ نفرت کرتے ہیں، کیونکہ یہ وہی ہیں جنہوں نے اہلِ غزہ کا محاصرہ کیا اور یہودیوں کی مدد کی، گویا وہ ان کے جنگ کے ساتھی ہیں۔

مغرب سے، مشرق سے یا ان حکمرانوں سے غزہ کے لئے نجات دلانے کی کوئی امید رکھنا ایسا ہی ہے جیسے دہکتے ہوئے شعلوں میں پانی کا ایک قطرہ تلاش کرنا! ان میں سے جو سب سے ''بہتر'' بھی ہیں، تو وہ ہیں جو غزہ کے مجاہدین سے ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ کرتے ہیں، اور اس کا دفاع کرنے والوں کو غیر مسلح کرنا چاہتے ہیں، تاکہ وہ یہود کے لئے تر نوالہ بن جائیں اور یہودی اُنہیں بغیر کسی رکاوٹ کے آسانی سے نگل جائیں۔ درحقیقت، امریکہ اور اس کے ساتھ کھڑے یہ حکمران اُس نام نہاد امن کے ذریعے یہودیوں کو وہ سب کچھ دینے پر کام کر رہے ہیں، جو وہ جنگ اور خونریزی سے بھی حاصل نہ کرسکے۔

آج غزہ کی صورتِ حال اس نہج پر پہنچ چکی ہے جہاں مزید تاخیر یا جھوٹی امیدوں پر بھروسہ اب برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ اگر امتِ مسلمہ، اُن کے علماء اور عوام، اُن کی جماعتیں اور تحریکیں، اُن کے اندر موجود

ہر مسلح قوت ــــ پوری قوت کے ساتھ ایک ایسی منظم اور پُر عزم تحریک کے تحت نہ اٹھے جو ان حکمرانوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کے اقتدار کو روند ڈالے اور اپنی افواج کو اپنے بھائیوں کی مدد کے لیے حرکت میں لے آئے، تو قیامت کے دن غزہ کا بار اُن پر بہت بھاری ہو گا۔ کیونکہ غزہ چیخ چیخ کر پکار رہا ہے: ''یا تو ہماری مدد کو آؤ، ورنہ تمہارے بغیر ہم تباہ ہو جائیں گے''۔

غزہ کو صرف وہی ہاتھ بچا سکتے ہیں جو باوضو رہتے ہوں جن کے دل اخلاص سے لبریز ہوں اور جو اللہ کی طاقت کے سوا ہر طاقت سے بیگانہ ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیاوی مال و متاع کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اور پکارتے ہیں: ''جہاد کے لئے آگے بڑھو! آؤ القدس کی آزادی کے لئے آگے بڑھو! آؤ اہلِ غزہ کی مدد کے لئے آگے بڑھو! آؤ یہودیوں کے ظلم کو مٹانے کے لئے! آؤ اللہ کے وعدے کو پورا کرنے کے لئے آگے بڑھو!'' یہ وہ ہاتھ ہیں جن کے بارے میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

﴿أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ﴾

''وہ مومنوں پر نرم دل ہیں، کفار پر زبردست ہیں، اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے''۔(المائدۃ:5:54)

ارضِ مبارک فلسطین میں حزب التحریر کا میڈیا آفس